بھارت میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل

(ڈاکٹر اسرار احمد)

1980ء کے مسائل میں بھارت میں ''ہندتو'' کی تحریک نے جنم لیا تھا یعنی بھارت میں ہندو تہذیب اور کلچر کا بول بالا ہوگا جبکہ باقی مذہب کے سامنے والا لاکھ بھی اپنی تہذیب اور کلچر کو اس میں ختم کرنا ہوگا۔ یہ وہی زمانہ تھا جب نعرے لگتے تھے کہ ''مسلمان کے دو استحصان، پاکستان یا قبرستان'' ان حالات میں مسلمان آبادی پر خوف و ہراس کی ایک کیفیت ہوگئی تھی اسی عرصہ میں ہندو انتہا پسند جماعت آر، ایس، ایس اور اسی کے پولیٹکل ونگ بی جے پی کو عروج حاصل ہوا۔ محسوس ہوتا تھا کہ بھارت میں مسلمانوں کا رہنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ مگر چند ماہ قبل بھارت کے دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ اب وہاں مسلمانوں کی حالت ماضی کے مقابلے میں بہت بہتر ہے اور مسلمانوں میں بڑی خود اعتمادی ہے کسی درجے میں بھی ہندو تہذیب یا اکثریت سے خوف اور مدعوبیت کا کوئی شائبہ نہیں۔

مسلمانوں نے بڑی تعداد میں اپنے تعلیمی اداروں کا جال بچھایا ہے جو ان کی علمی ترقی کا باعث بنا ہے۔ اور علمی ترقی کی وجہ سے اب مسلمانوں کو اعلیٰ سطح کی سرکاری ملازمتیں بھی مل رہی ہیں۔ ریاست کرناٹک نے انسپکٹر جنرل آف پولیس مسلمان ہیں۔ ان سے میری ملاقات بھی ہوئی۔

بھارت کے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے تو ہمیں 1971ء کے سانحے نے جگایا۔ اس سے قبل ہم سمجھے تھے کہ پاکستان ہمارا محافظ ہے مگر ہم نے محسوس کیا کہ اب یہ اپنی حفاظت کرلے تو بہت ہے۔ بیداری کی دوسری لہر 1992ء میں آئی جب ایودھیا میں بابری مسجد کی شہادت ہوئی۔ ان واقعات کے بعد مسلمانوں کے اندر ایک مثبت جذبہ ابھراء اور انہوں نے تعلیمی ترقی اور صنعت و تجارت پر خصوصی توجہ دی۔ جنوبی ہند کی صنعت و تجارت میں مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بڑے بڑے مسلمان صنعتکار اور کاروباری لوگ موجود ہیں۔

اس وقت تجارت میں مسلمان تحریکیں اور تنظیمیں بھی بہت فعال ہیں۔ جماعت اسلامی یہوں کی طرح وہاں بھی منظم ترین جماعت ہے اگرچہ عوامی حلقہ بھارت میں بھی کم ہے وہاں تجارت انتخابی سیاست میں تو شریک نہیں مگر مسلمانوں کی رہنمائی کرتی ہے کہ کونسی جماعت ووٹ کیلئے بہتر ہے انکا سماجی حلقہ بھی بہت وسیع ہے اور سب سے بڑا کام یہ کہ جماعت اسلامی بھارت کی تمام مقامی زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ کر کے اسے عام کر رہی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کی سربراہی میں ادارہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا تقابلی مطالعہ کر رہا ہے اور اسے لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے کہ ہندو ویدوں میں خالص توحید اور حضور ﷺ کی آمد کے بارے پیش گوئیاں ہیں ایک پیش گوئی ہے کہ حضور ﷺ اونٹ پر سوار ہونگے اور دس ہزار کے لشکر کے ساتھ فتح حاصل کرینگے۔ یہ فتح مکہ کا نقشہ ہے۔

ریاضی میں مسلمانوں نے بھارت میں آٹھ سو یا ہزار برس حکومت کی اور عیش کئے یا تاج محل بنوائے مگر کبھی ہندو رعایا کے ذہنوں کے اندر جھانک کر نہ دیکھا مگر اب یہ کام اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن اور مزید کچھ ادارے پورے عزم کے ساتھ کر رہے ہیں اور اسکے لیے الیکٹرانک میڈیا کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ بھارت میں اب ہندوؤں کو براہ راست اسلام کی تبلیغ کی جا رہی ہے اور اس ضمن میں ہندوؤں کی جانب سے اب کوئی نہیں ہے۔ پہلے ایک ہندو اسلام قبول کر لیتا تھا تو طوفان کھڑا ہو جاتا تھا مگر اب کوئی ردعمل نہیں اور اونچی سطح کے ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں ''مگر اب بھی نہ جاگے تو'' نامی کتاب کے مصنف شمس نوید عثمانی مرحوم کے خلیفہ ڈاکٹر عبداللہ طارق ہندوؤں میں تبلیغ کا کام بڑے پیمانے پر کر رہے ہیں حیدرآباد دکن میں عبداللہ صدیقی دعوتی کام میں مصروف ہیں

حیدرآباد دکن میں جتنی خواہش برقع میں میں دیکھی ہیں اتنے برقع تو اب پورے پاکستان میں بھی نہیں ہیں۔ بلکہ ایک اور عجیب مشاہدہ ہوا کہ مئی میں مسلمان خواہش اور لڑکیاں پورے پردے کے ساتھ موٹر سائیکل اور سکوٹر چلاتی ہیں۔

ایک آئند بات یہ بھی ہے کہ اب بھارت میں آزادی کے بعد تقریباً دو نسلیں بیت چکی ہیں۔ لہذا جو تلخیاں ماضی میں نمایاں تھیں وہ رفتہ رفتہ ختم ہو رہی ہیں اس کے نتیجے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب بی جے پی اور آر ایس ایس کا زوال شروع ہو چکا ہے اور یو جے پی کا دوبارہ سیاست میں کسی اہم مقام پر آنے کا کوئی امکان نہیں۔

بھارت میں قرآن کی جانب رجو ہے جو منظر میں دکھ کر آیا ہوں وجہ سے نزدیک بہت روشن نتائج کا حامل ہے Qtv پر بڑے روشن قرآنی کی وجہ سے، تعلیم یافتہ نوجوان والیانہ انداز میں قرآن کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں اور یہ دراصل بھارت کا قرآن کی ابدی تعلیمات کی جانب رجوع ہے۔

مسلمانانِ پاکستان کی دین سے بے وفائی، حکمرانوں کی عالمی سازشوں کے نتیجے میں اگر خدانخواستہ بھارت نے ہندوستان پر غلبہ پالیا تو انشاءاللہ ہم قرآن کی قوت تسخیر سے ذریع بھارت کو فتح کریں گئے۔ جسے تاریخ میں تاتاریوں نے مسلمان ممالک کو فتح کیا تھا اور کروڑوں مسلمانوں کو قتل کیا تھا مگر بعد میں اسلام نے تاتاریوں کو فتح کرلیا تھا۔ اب بھی اگر مزید نوجوان اپنی زندگیا اور صلاحتیں اسلام اور قرآن کے کیلئے کھپادیں تو کیا عجب اللہ پاکستان اور بھارت کی سرزمین سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام شروع کرادے۔